ہمدرد اسکول و ہاسپٹل کے بزرگ معلم ماسٹر نذیر حسین کی خدمات کو خراجِ تحسین، ہمدرد اسکول کے احاطے میں یادگاری تختی نصب

ہمدرد اسکول و ہاسپٹل کے بزرگ معلم ماسٹر نذیر حسین کی خدمات کو خراجِ تحسین، ہمدرد اسکول کے احاطے میں یادگاری تختی نصب

(صفحہ اوّل سے آگے)

ہمدرد اسکول و ہاسپٹل کے بزرگ معلم ماسٹر نذیر حسین کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کی غرض سے منعقد ہوئی۔ ہمدرد اسکول و ہاسپٹل کے بانی حکیم عبدالرحمٰن ہمدرد نے اپنے خطاب میں کہا: ”ماسٹر نذیر حسین نے اپنی زندگی کے 43 برس اس ادارے کو دیے۔ وہ شاگرد بھی رہے اور استاد بھی، اور ہر حیثیت میں انہوں نے اپنا کام پوری دیانت داری سے انجام دیا۔ ایسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔“ انہوں نے اعلان کیا کہ ہمدرد اسکول کے مرکزی دروازے کے قریب ماسٹر نذیر حسین کی یاد میں ایک یادگاری تختی نصب کی جائے گی۔

ہمدرد اسکول و ہاسپٹل کے ناظمِ تعلیمات پروفیسر ڈاکٹر شبانہ رحمٰن نے بتایا کہ ماسٹر نذیر حسین نے 1978ء میں ہمدرد اسکول میں بطور معلمِ ریاضی شمولیت اختیار کی تھی۔ وہ 1995ء میں اسکول کے ناظمِ تعلیمات مقرر ہوئے اور 2008ء میں ریٹائرمنٹ تک اس عہدے پر فائز رہے۔ ان کے شاگردوں میں ڈاکٹر، انجینئر، جج اور کئی کامیاب تاجر شامل ہیں۔ پروفیسر شبانہ رحمٰن نے کہا: ”ماسٹر نذیر حسین کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے کبھی کسی بچے کو صرف اس لیے کمزور نہیں سمجھا کہ وہ دیر سے سیکھتا تھا۔ وہ ہر بچے کے لیے الگ طریقہ ڈھونڈتے تھے۔“

تختی کی نقاب کشائی ماسٹر نذیر حسین کے پوتے عمیر نذیر نے کی۔ اس موقع پر ان کے بیٹے ڈاکٹر فرحان نذیر اور بیٹی مسز رخسانہ بیگ بھی موجود تھیں۔ عمیر نذیر نے کہا کہ ان کے دادا اکثر کہا کرتے تھے کہ ”اسکول ان کا دوسرا گھر تھا“، اور آج خاندان کو فخر ہے کہ ان کا نام اسی گھر میں لکھا جائے گا۔ ڈاکٹر فرحان نذیر نے اعلان کیا کہ خاندان کی جانب سے ہمدرد اسکول کے طلبہ کے لیے ماسٹر نذیر حسین میموریل اسکالرشپ کا آغاز کیا جائے گا، جس کے لیے پہلے سال 50 ہزار روپے مختص کیے گئے ہیں۔

تقریب میں اساتذہ، سابق طلبہ اور بڑی تعداد میں شہری بھی شریک ہوئے۔ بہت سے شرکا نے ماسٹر نذیر حسین کے ساتھ اپنی یادیں تازہ کیں۔ ایک سابق طالب علم نے بتایا کہ ماسٹر نذیر حسین نے اس کی والدہ کے انتقال کے بعد اسے کئی ماہ تک مفت ٹیوشن پڑھائی تھی۔ ایک اور شاگرد نے کہا کہ وہ ریاضی کے مشکل سوال حل کرنے سے پہلے ہمیشہ یہ کہتے تھے: ”پہلے سوال کو سمجھو، پھر اس سے دوستی کرو، تب وہ تمہارا مسئلہ نہیں رہے گا۔“ یہ جملہ کئی شاگردوں کو آج بھی یاد ہے